# شذرات

## مولانا رئیس احمد جعفری کا انتقالِ پُرملال

علمی حلقوں میں یہ خبر بہت رنج و افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ اردو کے مشہور مصنف اور صحافی جناب مولانا رئیس احمد جعفری ۲۷ ر اکتوبر کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے اچانک انتقال فرما گئے۔ جعفری صاحب کی وفات ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ وہ اس ادارے کے رفیق اور المعارف کی مجلسِ ادارت کے رکن تھے اور دونوں حیثیتوں سے انھوں نے ادارے کی قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں۔

رئیس احمد جعفری صاحب کا تعلق ایک ایسے خاندان سے تھا جس کو علم و ادب اور شاعری سے گہری دلچسپی تھی، اور اردو کے مشہور شاعر ریاض خیرآبادی ان کے نانا تھے۔ جعفری صاحب ۱۹۱۲ء میں خیرآباد میں پیدا ہوئے۔ ندوۃ العلما لکھنؤ میں تعلیم حاصل کی اور وہاں سے فراغت کے بعد جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں داخل ہوئے۔ جامعہ ملیہ میں بدورانِ تعلیم وہ علی برادران اور تحریکِ خلافت سے بہت متاثر ہوئے۔ چنانچہ اسی زمانے میں انھوں نے اپنی پہلی تصنیف سیرتِ محمد علی قلم بند کی اور پھر مولانا شوکت علی کے ساتھ کام کرنے کے لیے بمبئی چلے گئے۔ جہاں وہ روزنامہ خلافت کے ایڈیٹر بنائے گئے۔ ۱۹۴۰ء میں انھوں نے اخبار انقلاب جاری کیا جو بہت مقبول ہوا۔ قیامِ پاکستان کے بعد وہ بمبئی چھوڑنے پر مجبور کیے گئے اور ۱۹۴۸ء میں کراچی آئے۔ کراچی میں وہ روزنامہ خورشید سے منسلک رہے اور تصنیف و تالیف کا کام پورے انہماک سے کرنے لگے۔

جعفری صاحب کا شمار بڑی کثرت سے لکھنے والے مصنفین میں ہوتا ہے اور انھوں نے کم و بیش دو سو کتابیں لکھی ہیں جن میں تیس سے زیادہ ناول اور پچاس کے قریب تراجم بھی شامل ہیں۔ تاریخ و سوانح اور اسلامیات جعفری صاحب کا خاص موضوع تھا اور ان موضوعات پر انھوں نے بڑی تعداد میں کتابیں شائع کی ہیں۔ ۱۹۶۶ء میں صدرِ پاکستان نے انھیں اردو کی امتیازی خدمات کا اعزاز بھی عطا فرمایا تھا۔

نومبر ۱۹۵۴ء میں جعفری صاحب ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ سے منسلک ہو گئے اور یہ تعلق آخری دم تک برقرار رہا۔ ادارہ سے ان کی پانچ کتابیں شائع ہو چکی ہیں، اور اسلامی اندلس پر وہ ایک کتاب لکھ رہے تھے۔ ان کی جدائی سے ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جو مشکل ہی سے پُر ہو سکے گا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور متعلقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

(ادارہ)